سوال

(8) آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو متبرک سمجھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی اور دیگر چیزوں سے تبرک حاصل کرتے تھے۔ تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر رضا مند تھے۔؟
(فتاویٰ الامارات :8)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تبرک تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے لے لیا یہ توثابت ہے۔ لیکن اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف وقتی خاموشی تھی لیکن یہ عمل مسلسل تو نہیں رہا۔

اوراس وقت خاموش رہنے کی حکمت صلح حدیبیہ کے موقعہ پر واضح ہوگئی تھی کہ جب مشرکین کی طرف سے نمائندے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لگے۔ جب وہ نمائندے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کی محبت کو اس مبالغہ کی شکل میں دیکھتے تو وہ حیران ہوجاتے۔

جب اپنے قریشی سرداروں کی طرف واپس جاتے توان کو یہی پیغام دیتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کرلو کیونکہ ہم نے قیصر وکسریٰ کو بھی دیکھا۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی جتنی ان کی تعظیم کرتے ہیں اتنی کوئی بھی رعایا اپنے بادشاہ کی تعظیم نہیں کرتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ"

''مجھے اتنا مت بڑھاؤ کہ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تعظیم میں غلو کیا۔ میں بندہ ہی ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اوراس کا رسول کہو۔''

اورایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کا مشاہدہ کیا کہ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے تبرک حاصل کررہے تھے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھیں اس پر کس چیز نے ابھارا؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین فرمانے لگے: اللہ اوراس کے رسول کی محبت نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ, فَحَافِظُوا عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ, صِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ"

''اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم باتوں میں سچائی پیدا کرو اور امانت کو ادا کرو۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں، تبرک کے لحاظ سے جو ثابت ہے وہ واقعتاً ثابت ہے۔''

صلح حدیبیہ کا یہ قصہ صحیح بخاری میں آتا ہے۔ بعض لوگ بڑی جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ اگر وہ پہلے آپ علیہ السلام کی خاموشی کی حکمت پہ غور کرلیتے پھر اس حدیث پر مطلع ہوتے تو ان کا اعتراض ختم ہوجاتا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

عقیدہ کے مسائل صفحہ:82

محدث فتویٰ